مقالات ومضامین

# دینی مدارس کا نصاب تعلیم ...... چند تجاویز

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
(ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

❶ ایک اچھا نصاب تعلیم جس میں حقیقی اسلامی علوم اور عصری دینی ضروریات کا لحاظ رکھا گیا ہو اور جسے مخلص وذی استعداد اساتذہ پڑھانے والے ہوں، اسی نظام اور نصاب سے اچھے اور معیاری افراد تیار ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے اس حوالے سے دینی اور عصری مدارس کے نصاب ہائے تعلیم کا ہمیشہ اصلاحی وتنقیدی جائزہ لیتے رہنا ضروری ہے ارباب مدارس نے اس ضرورت کا کم وبیش لحاظ رکھا ہے تاہم مزید اصلاحات کی گنجائش ہے۔ ❷ نصاب تعلیم کی تعیین یا اس میں تبدیلی کا مدار ان اہداف ومقاصد پر ہے جو ہم تعلیم سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم نظریہ پاکستان کے مطابق اسلام کے عادلانہ سماجی ومعاشی نظام کا نفاذ اور پاکیزہ روحانی زندگی چاہتے ہیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے نصاب تعلیم کے اصل مأخذ قرآن وسنت اور فقہ اسلامی ہوں۔ شریعت اسلامیہ میں جدید علوم کی تحصیل سائنس اور سماجی علوم کے مطالعہ پر کوئی قدغن نہیں تاہم نصاب کی تعیین گہرے غور وفکر اور اہل علم وفضل کی اجتماعی شورائیت کے بعد کی جانی چاہیے۔ مقاصد، اہداف اور ضروریات کی تعیین کے بعد نہ یہ ضروری ہے کہ ماضی کی تمام کتابیں رکھی جائیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ سب کو بلاوجہ خارج کر دیا جائے ہاں یہ ملحوظ ہے کہ اسلاف امت، تحقیق مطالعہ، تعمق وتبحر اور وسعت نظر میں ہم سے بہت بلند تھے اس لیے دور حاضر کے مصنفین کے مقابلہ میں ان کی تالیفات قابل ترجیح ہیں۔ ❸ مدارس دینیہ کا نصاب تعلیم جامد اور غیر متبدل نہیں حالات کے مطابق اس میں تبدیلیاں ہوتی رہیں ان کا سلسلہ اب بھی جاری ہے لیکن ارباب مدارس نے یہ تبدیلیاں کسی خارجی محرک یا دباؤ کے باعث نہیں کیں بلکہ خالصتاً اپنے اہداف ومقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے کیں اور آئندہ بھی ان سے یہی توقع رکھنی چاہیے۔

❹ دینی مدارس میں تفسیر وحدیث، فقہ واصول فقہ اور عربی داب کے مضامین خاص اہمیت سے پڑھائے جاتے ہیں اس سلسلہ میں بہتری کے لیے اجمالی تجاویز درج ذیل ہیں۔

(الف) قرآن مجید اصل الاصول اور امت مسلمہ کا دستور العمل ہے قرآن فہمی کا ذوق پیدا کرنے کے لیے اس کے ترجمہ وتفسیر پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ تفسیر جلالین اور بیضاوی شریف کی صرف زیارت کافی نہیں، طلبہ میں قرآن کریم کی سیرت سازی اور داعیانہ پہلو کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

(ب) حدیث شریف کی تعلیم میں محض روایت حدیث اور بیان مذاہب کافی نہیں بلکہ طلبہ میں ایسی صلاحیت کا

پیدا کرنا ضروری ہے جس کے ذریعہ سے وہ حدیث شریف میں مذکورہ ہدایات وتعلیمات کا انطباق عصر حاضر کی ضروریات پر کرسکیں، اس کے لیے سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت خلفاء راشدینؓ کا مطالعہ ضروری ہے۔

(ج) دینی مدارس میں فقہ یا اسلامی قانون بڑی اہمیت سے پڑھایا جاتا ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ حالات اور زمان ومکان کے ظروف بدل جانے سے بہت سے مسائل ایسے پیدا ہوگئے جن کا واضح حل فقہ کی قدیم کتب میں موجود نہیں، اس کے لیے طلبہ کو ائمہ مجتہدین کے طریق استنباط کے علاوہ عصری مسائل کے حل کے لیے قرآن وسنت سے رہنمائی کا طریقہ سکھانے کی ضرورت ہے۔

(د) عربی ادب اور اس کے متعلقہ فنون مثلاً نحو وصرف اور علم بلاغت وغیرہ مدارس میں اہمیت کے ساتھ پڑھائے جاتے ہیں مگر انہیں پڑھ کر طلبہ میں تحریر یا تقریر کی وہ صلاحیتیں پیدا نہیں ہوتی جو قارئین یا سامعین کو عقلی ومنطقی طور پر مطمئن کرسکیں۔ اس سلسلہ میں عربی کے قدیم اثاثے سے استفادہ کے علاوہ اردو زبان وادب کے صاف ستھرے لٹریچر کا مطالعہ ضروری ہے جو اساتذہ کرام کی نگرانی میں کرایا جائے۔ نیز فضلاء مدارس کو انگریزی پر کم از کم دسترس ضروری ہونی چاہیے کہ وہ عام انگریزی میں لکھی ہوئی کتاب بآسانی پڑھ سکیں اور اسے سمجھ کر اپنی زبان میں مطلب بیان کرسکیں۔

(ہ) جدید سائنسی علوم خاص طور پر حیاتیات (بیالوجی) طبعیات (فزکس) کیمیا (کیمسٹری) اور فلکیات کے بارے میں دینی مدارس کے طلبہ کا مطالعہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ مدارس دینیہ کے طلبہ کا ان سے بقدر ضرورت باخبر ہونا ضروری ہے۔ اس سے ایمان میں پختگی اور کائنات پر غور وفکر اور جستجو کی صلاحیتیں ابھرتی ہیں۔

## وفیات

۱۹ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ کو وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے رکن اور دار العلوم کبیر والا کے مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا انور صاحب رحمہ اللہ انتقال فرماگئے، مولانا کچھ عرصے سے علیل تھے، وہ کئی خوبیوں کے مالک تھے، اللہ تعالیٰ نے انھیں انتظامی صلاحیتوں سے بھی خوب نوازا تھا، انھوں نے اپنے دورِ اہتمام میں دار العلوم کبیر والا کے معیارِ تعلیم کو بلند کیا، اس کے شعبوں کو فعال کیا اور تادم وفات اس کی ترقی کے لیے کوشاں رہے، وہ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے اجلاسوں میں بھی بھرپور شرکت کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ کو فیصل آباد کے مفتی شہر، حضرت مولانا مفتی ضیاء الحق صاحب بھی اللہ کو پیارے ہوگئے، وہ ہر دلعزیز شخصیت تھے، شہر کے علماء اور عوام دونوں میں انھیں قدر وعزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، وہ فیصل آباد کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب بھی تھے اور تبلیغی جماعت کے ساتھ بھی ان کے اسفار کا سلسلہ چلتا رہتا تھا، اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحبؒ کے درجات بلند فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

(دونوں بزرگوں کی سوانح حیات پر اس شمارے میں مضامین شامل اشاعت ہیں۔) ——— ادارہ